باب: 59

لال شہباز قلندرؒ

(Lal Shabaz Qalandar ra, 1177-1274 AD)

لال شہباز قلندرؒ کا اصل نام شیخ عثمان ہے۔ دالد کا نام سید کبیر ہے۔ 12 یا 13 واسطوں سے آپ کا سلسلۂ نسب امام جعفر صادقؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ مرند میں پیدا ہوئے۔ ویسے آپ کا تعلق ایران کے شہر تبریز سے تھا۔ آپ نے مرند ہی میں تعلیم حاصل کی۔ بڑے ہوئے تو آپ نے پیر بابا ابراہیمؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے پاس رہ کر ان کی خدمت کی۔ جب ان سے خلافت عطا ہوئی تو آپ ہندوستان کی طرف چل پڑے۔ یہاں شیخ فرید گنج شکرؒ اور شیخ بہاء الدین زکریاؒ اور شیخ صدر الدینؒ کی خدمات میں حاضر ہو کر ان سے فیضیاب ہوئے۔

شیخ عثمانؒ پھرتے پھراتے حضرت بو علی قلندرؒ پانی پتی کی خدمت میں پہنچے۔ انھوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ سندھ میں جا کر رہیں۔ چنانچہ شیخؒ، سندھ میں آ کر سیوستان میں مقیم ہوئے۔ یہاں آپ کو بڑی مقبولیت ملی۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی اس شہرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ آج 8 صدیاں گذرنے کے بعد بھی نہ صرف سندھ بلکہ پورے ملک میں ایک بزرگ قلندر کی حیثیت سے آپ کو جانا پہچانا جاتا ہے۔ آپ کے مرشد نے آپ کو "شہباز" کا خطاب دیا تھا۔ چونکہ آپ اکثر سرخ لباس پہنتے تھے۔ اس لیے آپ کو "لال شہباز" کہتے ہیں۔ شروع شروع میں لال شہبازؒ شرع کے بہت پابند تھے۔ اس دَور کے عام علماء کی طرح جبہ و دستار آپ کا لباس ہوا کرتا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ قلندری مشرب اختیار کرنے کے بعد آپ آزاد ہو گئے اور اکثر جذب اور سُکر کی حالت میں رہنے لگے۔ اسی سبب سے اب آپ "لال شہباز قلندرؒ" کہلائے جاتے ہیں۔

شیخ صاحبؒ، دراصل ایک علمی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ لسانیات (languages) اور صَرف و نحو (grammar and composition) کے ماہر جانے جاتے تھے۔ تذکرہ ملتا ہے کہ سنہ 1850ء کے قریب سندھ کے مدارس میں شیخ صاحب کی تصنیف کردہ صَرف و نحو کی کتابیں رائج کی گئی تھیں۔ شیخ صاحبؒ، مرند سے ملتان اور اجودھن کی طرف آئے تو علم و فضل اور فقر و تصوف کے لحاظ سے بھی ایک امتیازی حیثیت کے مالک بن چکے تھے۔ مشہور تصنیف "تحفۃ الکرام" میں شیخ فرید گنج شکرؒ، شیخ بہاء الدین زکریاؒ، سید جلال الدین سرخ بخاریؒ اور شیخ عثمان مرندیؒ کو "چار یار" کہا گیا ہے۔

ان دنوں غیاث الدین بلبن کا بیٹا شہزادہ محمد سلطان قآن ملک اپنے والد کی طرف سے ملتان اور سندھ کی حکومت کا نگران بنایا گیا تھا۔ یہ شہزادہ علم و ادب کا بڑا سرپرست تھا۔ چناں چہ شہزادہ سلطان عثمان مرندیؒ کا بہت معتقد ہو گیا تھا۔

آپ کی وفات سنہ 1274ء میں ہوئی۔ سلطان فیروز شاہ تغلق کا دَور تھا۔ سیوستان میں وہاں کے والی، ملک اختیار الدین نے اپنے بادشاہ کے حکم پر لال شہباز قلندرؒ کے مزار پر ایک شاندار روضہ تعمیر کروایا۔ عثمان مرندیؒ (مخدوم لال شہباز قلندر) کا یہ مزار سندھ کے شہر سیوھن میں ہے۔ یہاں آج بھی لوگ آپ کے مزار کی زیارت کرنے جوق در جوق پہنچتے ہیں۔ حاجی منگھا کے پہاڑ میں شہباز قلندرؒ سے منسوب کندری (بیراگن) نامی ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر خوبصورت باغات بھی پائے جاتے ہیں۔

برتر از وہم و گماں

ماورائے این و آں صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی
برتر از وہم و گماں صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی

مظہرِ ذات وصفات وباعثِ کون ومکاں
رونقِ بزمِ جہاں، صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی

مَہبطِ علم لدنی، طوطیءِ شیریں بیاں
ساقیءِ تشنہ لباں، صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی

آرامِ جاں آرامِ جاں تسکیں دہِ وارفتگاں
اے کہ تو ہے جانِ جاں صَلِّ عَلٰی، صَلِّ عَلٰی

(ڈاکٹر موسیٰ)